روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
PH: 0092 4524 213029
منگل 25- اپریل 2000ء - 19 محرم 1421 ہجری - 25 شہادت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 91

ایک نہایت جامع دعا

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے بے شمار دعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد نہیں رہتیں- فرمایا کیا میں تمہیں ایک جامع دعا نہ سکھاؤں جو سب پر حاوی ہو- یوں کہا کرو

اے اللہ ہم تجھ سے وہ تمام خیر وبھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی- اور ان تمام باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمدؐ نے پناہ مانگی- تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے- پس تیرے تک دعا کا پہنچا دینا لازم ہے- اور تیرے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث3443)

آنحضرت ﷺ کی مختلف مواقع پر مانگی گئی دعاؤں کا دلفریب تذکرہ

سبحان اللہ وبحمدہ - سبحان اللہ العظیم

ایسے کلمات ہیں جو زبان پر ہلکے مگر وزن میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں

آنحضور ﷺ بہت عاجزی اور انکساری سے خداتعالیٰ کے حضور دعائیں مانگا کرتے تھے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 -اپریل 2000ء بمقام ہالینڈ کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہالینڈ-21-اپریل 2000- سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- جس میں آپ نے آنحضور ﷺ کی مختلف دعاؤں کا تذکرہ فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے ہالینڈ سے براہ راست نشر کیا-

حضور انور نے سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 78 کی تلاوت فرمائی- اور پھر فرمایا

جیسا کہ آیت کے عنوان سے ظاہر ہے میں نے آج کے خطبہ کا موضوع دعا ہی کو بنایا ہے- اس سے پہلے بارہا قرآنی دعاؤں کے متعلق اور ان کی تفصیل سے متعلق بیان کیا جاچکا ہے اب میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی دعائیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں-

حضور نے یہ حدیث پیش فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو ایسے کلمات ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں مگر وزن کے لحاظ سے بہت بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں- وہ یہ کلمات ہیں-

سبحان اللہ وبحمدہ - سبحان اللہ العظیم

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود اس دعا کا باقاعدہ اہتمام کیا کرتے تھے-

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی خداتعالیٰ کے حضور مختلف مواقع پر مانگی گئی دعاؤں کا تذکرہ فرمایا اخلاق وعادات کو اچھا بنانے کی دعا- شر سے بچنے کی دعا اور ہدایت حاصل کرنے کی دعا وغیرہ- حضور نے آنحضور ﷺ کی یہ دعا کہ اے میرے اللہ میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی سے دھودے' بیان فرمائی- اور اس کی لطیف تشریح کرتے ہوئے فرمایا- دراصل سب سے زیادہ شفاف پانی وہی ہوتا ہے جو اولوں اور برف کی صورت میں ملتا ہے- حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ بظاہر سائنس کا علم نہ رکھنے کے باوجود خداتعالیٰ کی زبان سے بولتے تھے اور وہی کلمات کہتے تھے جو حیرت انگیز طور پر سائنس کے رازوں سے بھی پردہ اٹھا رہے ہیں- ورنہ حضورؐ یہ بھی تو فرماسکتے تھے کہ صاف پانی سے دھودے- عام صاف پانی کہاں اور کہاں آسمان سے اترنے والا صاف پانی-

ترمذی کتاب الدعوات میں موجود حضرت داؤدؑ کی دعا کے بارے میں حضور نے فرمایا یہ ایسی دعا ہے جو ہر شخص آسانی سے یاد کرسکتا ہے یعنی ان الفاظ میں جو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے استعمال فرمائے- یہ بہت ہی عظیم الشان دعا ہے-

فرمایا مختلف پریشانیوں کی نوعیت کے مطابق آنحضورؐ مختلف دعائیں مانگا کرتے تھے-

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعض تحریریں احباب کے سامنے رکھیں جو آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے متعلق تھیں- ان تحریرات میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مکہ کی گلیوں میں آنحضورؐ نے خداتعالیٰ کے آگے جو دعائیں رورو کر مانگیں انہی کی وجہ سے عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا- وہ سب آنحضورؐ کی دعاؤں کا اثر تھا-

حضرت مسیح موعود نے آنحضورؐ کی دعاؤں کا جو نقشہ کھینچا ہے اور جن فتوحات کا ذکر فرمایا ہے- حضور انور نے فرمایا ان تحریرات کو بار بار پڑھنے سے بھی ان کی لذت کم نہیں ہوتی-

روزانہ 5 بجے شام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ ایم ٹی اے پر ہر روز شام 5 بجے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نہ کوئی پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے- تفصیل یوں ہے-

جمعہ-	خطبہ جمعہ - ساڑھے چھ بجے مجلس عرفان
ہفتہ-	جرمن دوستوں سے ملاقات
اتوار-	ینگ لجنہ سے ملاقات
سوموار-	فرنچ دوستوں سے ملاقات
منگل-	بنگالی دوستوں سے ملاقات
بدھ-	اطفال سے ملاقات
جمعرات-	لقاء مع العرب

اردو کلاس روزانہ صبح 7 بجے اور 2 بجے دوپہر ہوتی ہے-

وقف رخصت

○ حضرت خلیفة المسیح الثانی فرماتے ہیں-

"سرکاری ملازمین جن کی تین ماہ کی رخصتیں جمع پڑی ہوں یا قریب کے زمانہ میں جمع ہونے والی ہوں- اور وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ان رخصتوں کو وقف کردیں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ایک سال کے لئے ایک ہزار سرکاری ملازمین سے کام کرنے والے سو (مربی) مل گئے- ایسے احباب تین تین ماہ کی چھٹیاں لے لیں اور ان چھٹیوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیں- پھر ہم انہیں جہاں چاہیں (دعوت الی اللہ) کے لئے بھیج دیں- اگر چار سو ایسے احباب اپنے آپ کو پیش کردیں تو ایک سو (مربی) سال بھر کام کرسکتے ہیں اور اسی طرح (دعوت الی اللہ) کے لئے اچھی خاصی طاقت حاصل ہوسکتی ہے-"

(خطبہ جمعہ 26- اپریل 1940ء الفضل جلد 28 نمبر 100)

حضرت خلیفة المسیح الثانی فرماتے ہیں-

"ایسے احباب کا فرض ہوگا کہ جس طرح ملکانہ تحریک کے وقت ہوا وہ اپنا خرچ آپ برداشت کریں ہم اپنی بات کو مدنظر رکھیں گے کہ انہیں اتنی دور بھیجا جائے کہ ان کے لئے سفر کے اخراجات برداشت کرنے مشکل نہ ہوں"

(خطبہ جمعہ 26- اپریل 1940ء الفضل جلد 28 نمبر 100)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

خاوند اپنے اہل و عیال پر نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھا جانے والا ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھی جانے والی ہے

ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کیلئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہونگے

(احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے میاں بیوی کے حقوق و فرائض سے متعلق تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 28 جنوری 2000ء بمطابق 28 صلح 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت 229 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ترجمہ اس کا یہ ہے: اور ان عورتوں کا دستور کے مطابق مردوں پر اتنا حق ہے جتنا مردوں کا ان پر ہے حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے اور اللہ کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

یہ جو حقوق کا مضمون بیان ہو رہا ہے مردوں اور عورتوں کا آپس میں اس کے لئے حدیثوں میں ایسی حدیثیں نہیں مل سکیں جس میں معاملہ ملا جلا نہ ہو۔ تو بہت سی حدیثیں ایسی ہیں جہاں مردوں کے فرائض ہیں اور عورتوں کے بھی فرائض ہیں تو یہ ایک ہی سلسلے کی کڑی ہے اس لئے جہاں بھی امتزاج ہو دونوں باتوں کا اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا مگر خاص طور پر آج کے خطبے کا موضوع' عورتوں کے مردوں پر جو حقوق ہیں اس کا بیان ہے تو جیسا کہ میں نے کوشش کی تھی ان کو الگ الگ کر سکوں' بہت حد تک کر سکا ہوں' لیکن دونوں معاملات آپس میں مل جل سے گئے ہیں اور بعض دفعہ پتہ نہیں چلے گا کہ یہ کس کے حقوق بیان ہو رہے ہیں اور کس کے فرائض۔

احادیث کے بیان میں سب سے پہلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھا جانے والا ہے۔ چنانچہ امام بھی نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھا جانے والا ہے اور خاوند اپنے اہل و عیال پر نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھا جانے والا ہے۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھی جانے والی ہے۔ (بخاری کتاب الوصایا) یعنی وہ بچے جو گھر میں پرورش پاتے ہیں اور دوسرے حقوق جو ہیں وہ ان کی نگران ہے اور اس بارے میں وہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگی۔

دوسری حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ یہ حدیث بھی صحیح بخاری سے لی گئی ہے۔ پہلی حدیث بھی بخاری سے لی گئی تھی۔ صحیح بخاری کی اس حدیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خدا کی رضا چاہتے ہوئے جو خرچ کرو گے اس پر تمہیں ضرور اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔ (بخاری کتاب الایمان) قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت کو خدا کی محبت میں ملا دیا تھا اور گویا آپ کا ہر عمل عبادت بن گیا تھا تو بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا تو ایک محبت کا اظہار ہے اگر اسے خدا کی محبت میں گوندھ دیا جائے تو یہی چیز پیار کا اظہار بن جائے گی اور عبادت بھی ہو جائے گی۔

مسلم کتاب الزکوٰۃ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک دینار تو خدا کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار تو گردن آزاد کروانے پر خرچ کرے' اور ایک دینار تو کسی مسکین پر خرچ کرے اور ایک دینار تو اپنے اہل پر خرچ کرے تو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار کا ہو گا جو تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہو گا۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بہت سے لوگ باہر بظاہر نیکیوں پر خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور بیوی کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔ بیوی کا بھی ویسا ہی حق ہے اور جو بیوی کے اوپر خرچ کرتا ہے یعنی اہل و عیال اور بچوں پر خرچ کرتا ہے وہ دراصل باہر والوں کی نظر سے ہٹ کر خرچ کرتا ہے اور خدا کی نظر میں خرچ کر رہا ہوتا ہے اس لئے فرمایا کہ وہ دینار جو اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے وہ باہر کے اخراجات سے بہتر ہے۔

پھر بخاری کتاب النکاح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر آنے دے۔ (بخاری کتاب النکاح باب لا تأذن المرأۃ فی بیت زوجها الا باذنہ) یہ بہت ہی ضروری ہے۔ خاوند تو باہر کام پر ہوتا ہے اس کو کیا پتہ کہ گھر میں کون آیا ہے اور کون نہیں۔ تو عورت کا فرض ہے کہ اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر جو ناپسندیدہ اشخاص ہیں خاوند کے نزدیک ان کو گھروں میں نہ آنے دے اور وہی اس کے نزدیک بھی ناپسندیدہ ہونے چاہئیں۔ بلکہ یہاں تک فرمایا خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو فرضی روزے رکھنے پڑتے ہیں اس میں تو خدا کی رضا غالب ہے اور خاوند کو حق نہیں کہ فرضی روزوں میں دخل اندازی کرے۔

ابن ماجہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأۃ)

ترمذی کتاب النکاح سے یہ روایت قیس بن طلق کی لی گئی ہے جو اپنے والد طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے پاس چلی آئے خواہ وہ تنور پر کھڑی ہو۔ (سنن ترمذی کتاب النکاح۔ باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ) تنور پر کھڑی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خواہ روٹی جل رہی ہو اور یہ نہ کہے کہ میں انتظار کر رہی ہوں روٹیاں پکا رہی ہوں مگر اگر خاوند کی ضرورت ہے تو اس کا پہلا حق ہے اس کی آواز پر لبیک کہے۔

مسند احمد میں یہ روایت ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عورت پنجوقتہ نماز پڑھتی ہے اور رمضان کے روزے رکھتی ہے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ جنت کے جس دروازے سے تو چاہے داخل ہو جا۔ (مسند احمد۔ مسند العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ) اب یہ جنت کے دروازوں کے متعلق بھی بار بار وضاحت کی گئی ہے کوئی ایسا گیٹ (Gate) نہیں لگا ہوا وہاں یا کوئی گیٹ نہیں لگے ہوئے کہ جہاں سے مرضی داخل ہو جاؤ۔ مراد یہ ہے کہ اپنی پسند سے خدا تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ اور تیرا حق ہے کہ ہر دروازے سے داخل ہو یعنی رضا کے لحاظ سے بھی تو نے جو بھی فرائض تھے سب پورے کر دئے اس لئے اب تیری اپنی پسند ہے کہ جس دروازے سے چاہے مگر یاد رکھیں دروازہ کوئی ایسا نہیں جو ظاہری دروازہ جنت میں نصب ہو یہ صرف ایک محاورہ ہے یہ بتانے کے لئے کہ عورت کو یہ نیکیاں اختیار کرنے میں خدا تعالیٰ یہ جزا دے گا کہ جس طرح چاہے جنت میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا۔

ایک حدیث میں جو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں تم سے رات کو مسجد جانے کی اجازت طلب کیا کریں تو انہیں اجازت دے دیا کرو (صحیح بخاری کتاب الاذان)۔ یہ معاشرے کا بھی ایک معاملہ ہے۔ بعض معاشرے گندے ہوتے ہیں جہاں رات کو خود عورتوں کی حفاظت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ یا تو مرد ساتھ جائے یا ان کو اکیلے نہ جانے دیا جائے۔ تو یہ حسب حالات فیصلہ ہوگا۔ جن معاشروں میں رات کو عورت کا نکلنا' آج کل پاکستان میں عورت کا اکیلی رات کو نکلنا بہت ہی خطرناک ہے تو ایسی صورت میں ان کی حفاظت کی خاطر ان کو اس بات کی اجازت نہ دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوگی کیونکہ آپ ایک پر امن معاشرے کی بات کر رہے ہیں۔ وہاں اگر عورت کا دل چاہتا ہے رات کو مسجد میں جا کے نماز پڑھے تو اس کو اس کی اجازت دے دینی چاہئے۔

مسلم کتاب النکاح میں حضرت عبدالرحمن بن سعدؓ سے مروی ہے کہ میں نے ابو سعید خدریؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز خدا کے حضور سب سے بدترین وہ شخص ہو گا جو اپنی بیوی سے علیحدگی میں ملتا ہے اور وہ اس سے ملتی ہے' پھر بعد میں وہ اس کے راز پھیلاتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب النکاح) یہ گندی اور بدبخت عادت بھی بعض مردوں میں ہوتی ہے وہ اپنی بیوی سے متعلق کہ کیسے ملی اور کیسی تھی باہر اپنے دوستوں کی مجلس میں ذکر کرتے ہیں جو نہایت ہی نامناسب اور بے ہودہ حرکت ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے بدن کے کپڑے ہیں جن کو ایک دوسرے کے رازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف زیادہ میلان رکھے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا نصف دھڑ ٹیڑھا ہو گا۔ (سنن نسائی ابواب عشرۃ النساء)۔ اب جو نصف دھڑ ٹیڑھا ہو گا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا جھکاؤ ناانصافی کی طرف رہا ہے اور اس پہلو سے اس کا وجود جو ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک غلط طرف جھکا ہوا نظر آئے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق آتا ہے کہ آپ اللہ کی طرف ہی جھکے رہتے تھے۔ اگر کوئی لغزش ہو بھی تو خدا کی طرف گرتے تھے تو ایسا مرد بڑا بدنصیب ہے جو لغزش کے وقت غیر اللہ کی طرف گرتا ہے اور ناانصافی کی طرف گرتا ہے تو جسم ٹیڑھا ہونے سے مراد یہی ہے کہ وہ ایک غیر متوازن حیثیت سے خدا کے حضور پیش ہو گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان عدل کے ساتھ تقسیم فرماتے تھے۔ یہ وہی مضمون ہے جو اس سے پہلے گزر ا یعنی عدل کے ساتھ تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ پھر کہتے تھے اے میرے اللہ! جس کی طاقت میں رکھتا ہوں وہ میں نے کر دیا ہے پس تو مجھے اس بارہ میں ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے کہ میں اس میں بے اختیار ہوں۔ (سنن نسائی ابوب عشرۃ النساء) تو بیویوں سے انصاف کا سلوک مردوں کا فرض ہے مگر اگر محبت کسی سے زیادہ ہے تو اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ بے اختیاری کا معاملہ ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل کی اتنی حفاظت فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اس طرح ڈرتے تھے کہ دل کے معاملات وہ جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ میں بے اختیار ہوں اس لئے اگر کسی بیوی کی طرف دلی میلان زیادہ ہو اور ظاہری طور پر انصاف کر رہا ہو تو اللہ اس دلی میلان کو معاف فرما دے۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرنا چاہتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کے نام کا قرعہ نکلتا اسے ساتھ لے جاتے۔ اسی طرح آپ ہر ایک بیوی کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرماتے تاہم حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔ (سنن ابوداؤد کتاب النکاح)

صحیح بخاری کتاب الاذان میں یہ درج ہے۔ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر کیا کیا کرتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ وہ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

اہل خانہ کی خدمت سے مراد یہ ہے کہ گھریلو کاموں میں عورتوں کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے اور الگ الگ نہیں بیٹھا کرتے تھے۔ اور جہاں تک اپنے کاموں کا تعلق ہے کوشش کیا کرتے تھے کہ خود ہی کر لیں۔ چنانچہ اپنے پیوند بھی خود لگایا کرتے تھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا جو ذاتی نمونہ ہے وہ دونوں کے لئے برابر نمونہ ہے۔ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو پھر نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے آگ دکھائی گئی ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ وہ احسان فراموشی کی مرتکب ہوتی ہیں اگر تو ان میں سے کسی سے ساری عمر احسان کرے اور پھر وہ تیری طرف سے کوئی بات خلاف طبیعت دیکھے تو کہتی ہے میں نے تیری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر)

اب یہ ایک ایسی حدیث ہے جس سے میرا دل ہمیشہ دہل جاتا ہے کہ عورتوں کے پاؤں کے نیچے جنت بھی ہے اور عورتیں بہت تکلیفیں اٹھاتیں' اولاد کو اپنے پیٹ میں پالتیں اور ہر لحاظ سے ان کے حقوق ہیں یہاں تک کہ ان کے متعلق یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ان کے پاؤں تلے جنت ہے بچوں کے لئے۔ اس کے باوجود جہنم میں جو ان کی کثرت کا ذکر ہے اس سے میرا دل دہل جاتا ہے اور چھوٹی سی بات کی اگر فکر کریں تو پھر اس بات کو محسوس کر لیں کہ معمولی سی نیکی کرنے سے ان کو خدا تعالیٰ عذاب سے بچا

لے گا۔ یہ عموماً کہتی ہیں۔ پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ عورتوں کی کیا عادت ہے کہ جب ناراض ہوں کوئی لڑائی ہو تو خاوند بیچارے نے ساری عمر بھی خدمت کی ہو وہ کہتی ہیں ہم نے تو تجھ سے کوئی سکون نہیں پایا ہمیشہ تو نے برائی ہی کی ہے ہماری۔ اور ساری عمر کے احسانات وہ ایک طرف پھینک دیتی ہیں۔ یہ وہ عادت ہے جس سے توبہ آسان ہے۔ استغفار کریں، غصہ آئے تو خاموش ہو جایا کریں اور کچھ دیر کے بعد سمجھ آجائے گی کہ خاوند نے بہت احسانات کئے ہوئے ہیں اور اتنی سی بات سے اگر جہنم کی آگ سے بچ سکتی ہیں تو ایسی نیکی نہیں جو اختیار نہ کی جاسکتی ہو، بہت بھاری اور بڑی نیکی نہیں، بہت معمولی بات ہے۔

آخر پر ایک حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کرتا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا (-) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔** (سنن ابوداؤد کتاب الطلاق)

پس طلاق کا جہاں حق ہو یا ضرورت ہو وہاں مجبوری ہے اور دینی چاہئے یہاں تک کہ اگر باپ دیکھے کہ بیوی میں کوئی ایسا نقص ہے جو آگے دین کے لحاظ سے اولاد پر اثر ڈالے گا تو اس کے کہنے پر طلاق دینے کا بھی حکم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایت ہے کہ آپ ایک دفعہ گھر آئے تو حضرت اسماعیل کی جو بیوی تھیں اس وقت ان کے اندر آپ نے کچھ ایسی بات دیکھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کی تربیت میں بچے ٹھیک نہیں پلیں گے تو آپ نے اس کو ایک ایسا پیغام دیا جو حضرت اسماعیلؑ سمجھ گئے، وہ نہ سمجھ سکی اور وہ یہ تھا کہ اسماعیل اپنے گھر کی چوکھٹ بدل لو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ چوکھٹ بدل لی یعنی دوسری بیوی کرلی اور اس بیوی کو طلاق دے دی۔ تو اگر نیکی اور تقویٰ کی خاطر، اولاد کی تربیت کی خاطر باتیں کہے تو ایسی صورت میں طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ باپ کی یہ بات تسلیم کرلینی چاہئے۔ مگر اگر ویسے کوئی چڑ ہو باپ کو اپنی بہو سے یا ویسے کوئی دنیاوی معاملات ہوں تو اس میں مرد کا اسی طرح حق ہے جس طرح عورت کا حق ہے اور جب ایک ماں باپ نے بیٹی کو رخصت کیا ہے خاوند کے پاس تو بڑی امیدوں کے ساتھ وابستہ کیا ہوتا ہے اس صورت میں طلاق میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ نامناسب بات ہے اور طلاق کے متعلق قرآن کریم میں اور احادیث میں بہت سی شرائط ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: "مرد گھر کا کشتی بان ہوتا ہے، اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی اسی لئے کہا (-) اس کی رستگاری کے ساتھ اس کے اہل و عیال کی رستگاری ہے۔" (البدر، جلد 3 نمبر 27، بتاریخ 16۔ جولائی 1904ء، صفحہ 4) یہاں قوامون کا غلط مطلب بعض مرد سمجھتے ہیں۔ قوام کا مطلب غالب اور تشدد کرنے والا نہیں ہے۔ قوام سے مطلب ہے سیدھا رکھنے والا، اپنی بیوی کو سیدھا رکھنا اور اس کی تربیت کرنا یہ مرد کا فرض ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اپنے فرائض سے غفلت کرنے والا بنے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود (-) نے فرمایا "اس کی رستگاری کے ساتھ اس کے اہل کی رستگاری ہے۔" اگر وہ بدباتوں سے آزاد رہنا چاہتا ہے، غلط باتوں سے آزاد رہنا چاہتا ہے تو خود صاف بنے تو بیوی بھی صاف ہی بنے گی۔

اسی بات کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں" (-) **اگر وہ لعنت لیتا ہے تو وہ لعنت بیوی بچوں کو بھی دیتا ہے۔ اور اگر برکت پاتا ہے تو ہمسایوں اور شہر والوں تک کو بھی دیتا ہے۔**" (الحکم جلد 6 نمبر 19 بتاریخ 24۔ مئی 1902ء، صفحہ 7)

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر چشم پوشی نہیں کرسکتا۔"
(ملفوظات جلد اول، جدید ایڈیشن، صفحہ 440)

اب یہ ایک ایسا حکم ہے جس کو عموماً نظرانداز کردیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عورتوں پر ایسا ریجھتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ آزادی کا ان کا حق یہ ہے کہ ان کو دین کے معاملات میں کھلی چھٹی دے دی جائے اور بہت سے افسروں میں یہ عادت ہے کہ اپنی بیویوں کو بے پردہ مجالس میں لے کے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ہم نے بیوی پر بڑا احسان کیا ہے کہ اس کو کھلی رخصت دے دی ہے۔ یہ ناجائز حرکت ہے اور بیوی پر خوب کھول دینا چاہئے کہ دین کے معاملہ میں میں ہرگز نرمی نہیں کروں گا لیکن دنیاوی معاملات میں ہر آسودگی دوں گا، ہر آسائش مہیا کروں گا اس لئے یہ نہ سمجھنا کہ میں دنیاوی لحاظ سے چشم پوشی نہیں کرسکتا وہ میں کرتا رہوں گا مگر دین کے معاملے میں سمجھ لو کہ دین کی حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت میں تمہیں نہیں دے سکتا۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) کے ایک مکتوب میں جو میاں عبداللہ سنوری صاحب کے نام ایک خط تھا اس کا ایک اقتباس ہے "عورتوں کے لئے خداتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی تو خدا ان کو ہر بلا سے بچاوے گا اور ان کی اولاد عمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی۔" (مکتوبات احمد جلد 5 نمبر 5 صفحہ 207)

پھر ملفوظات میں درج ہے: "اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا مگر تاہم آپ کی بیویاں سب کام کرلیا کرتی تھیں۔ جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھیں اور ساتھ اس کے عبادت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت میں اونگھ نہ آجائے۔ **عورتوں کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندوں کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے۔**" (ملفوظات جلد ششم صفحہ 53)

پھر فرماتے ہیں "عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کردیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔"

اب یہ جو "لعنتی" فرمایا ہے بہت سخت لفظ ہے مگر حقیقت میں اگر کسی گھر کا حال کسی کو معلوم ہو اور بہت سے لوگوں کو بعض دفعہ ہمسایوں اور دوسروں کے گھروں کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں تو بعض عورتیں جسے پنجابی میں "کپتی" کہتے ہیں فطرتاً کپتی ہوتی ہیں اور نافرمانی کرنا بات بات پر، بات بات پر بگڑنا اور گالیاں شروع کردینا یہ ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ بعض مردوں کے متعلق میں جانتا ہوں کہ اسی قسم کی عورتوں کے تابع انہوں نے ساری عمر بہت ہی گندی حالت میں بسر کی لیکن اپنی مردانگی کے حقوق ادا نہ کرسکے۔ اگر وہ شروع سے ہی عورت کو سمجھا دیتے تو کبھی ہو نہیں سکتا تھا کہ عورت اس قسم کی حرکت کرتی۔ اس کا نام لینا مناسب نہیں وہ بھی فوت ہوگئے، ان کی بیوی بھی فوت ہوگئیں اللہ انہیں جنت بخشے اور معاف فرمائے لیکن عورت کے ساتھ شروع ہی سے یہ بات خوب کھول دینی چاہئے کہ جو اصولی باتیں ہیں ان کو میں قربان نہیں کروں گا۔ کمزوریاں ہیں بہت سی تمہارے اندر، ہوں گی ان میں میں صبر سے کام لوں گا لیکن یہ شروع میں ہی سمجھانے کا وقت ہوا کرتا ہے۔

ایک امریکن کہانی میں کئی دفعہ بیان کرچکا ہوں مگر وہ ایسی ہے کہ اس موقع پر پھر یاد آجاتی ہے۔ ایک مرد کی بیوی بڑی سخت مزاج تھی اور بہت ہی اس کو دبا کر رکھا ہوا تھا۔ ایک دوسرا شخص تھا اس کی بیوی بہت ہی مطیع اور فرمانبردار تھی اور ہر بات میں فوراً کہا مانتی تھی۔ تو اس کے دوست نے اس سے پوچھا کہ مجھے بھی یہ راز بتاؤ آخر تمہاری بیوی کیوں اتنی فرمانبردار ہے، میری کیوں اتنی سختی کرتی ہے۔ اس نے کہا وقت گزر گیا اب نہیں کچھ ہو سکتا۔ جو پہلے دن ہونا تھا ہو گیا۔ اس نے کہا پھر بھی بتاؤ تو سہی۔ اس نے کہا بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں رواج تھا کہ بیوی کو گھوڑے پر بٹھا کر یا گھوڑی پر بٹھا کر اپنے پیچھے بٹھا کر لے جایا جاتا تھا۔ وہ کہتا ہے میں نے جان بوجھ کر وہ گھوڑی چنی جو ٹھوکر کھاتی تھی۔ اس

کو کہتے ہیں ناخن لینا' تو وہ ناخن لیتی تھی۔ تو ایک دفعہ اس نے ناخن لیا تو میں نے کہا "That is Once" ایک دفعہ ہو گیا بس۔ اب وہ عادت تھی بیچاری کو اس نے دوبارہ ناخن لیا۔ اس نے کہا "That is twice" اور جب تیسری دفعہ ناخن لیا تو بیوی کو میں نے کہا اترو۔ ہم دونوں اترے میں نے گھوڑی کو باندھا ایک جگہ اور شوٹ (Shoot) کر دیا۔ اس پر بیوی آگ بگولا ہو گئی' اتنی گالیاں مجھے دیں۔ اس نے کہا ابھی مجھے واپس لے جاؤ میں تو تمہارے ساتھ بس سکتی ہی نہیں' اتنے ظالم سفاک آدمی ہو۔ جب وہ بات ختم کر چکی تو میں نے کہا "That is once" ایک دفعہ ہو گیا بس۔ پھر اس کے بعد آج تک "That is twice" نہیں ہوا۔ تو تم نے اگر یہ کام سیکھنا تھا تو پہلے دن سیکھنا تھا اب نہیں ہو سکتا۔ تو ایسی عورتوں کا علاج بھی "That is once" ہی ہے۔

حضور فرماتے ہیں: "وہ لعنتی ہیں۔" یہ اس لحاظ سے لعنتی لفظ بہت سخت ہے مگر بالکل صحیح چسپاں ہوتا ہے۔ "ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجالائے اور پس پشت اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔" (ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 47' 48) یہ پس پشت کی جو خیر خواہی ہے یہ بہت ہی اہم ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں بہت اولادیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مجھے ایک دفعہ اس بات کا شوق پیدا ہوا پتہ کریں کہ بڑے بڑے مخلص لوگوں کی اولادیں جو پھر گئیں یا مرتد ہو گئیں یعنی ضائع ہو گئیں کیا وجہ تھی۔ تو پشاور' صوبہ سرحد میں بھی میں نے تحقیق کی' بنگال جا کے بھی تحقیق کی تو ہر صورت میں یہ پتہ چلا کہ خاوند جب باہر ہوتا تھا تو بیوی اپنے بچوں کے کان بھرتی تھی اور خاوند کے خلاف کرتی رہتی تھی۔

تو غیر حاضری میں خاوند کے حقوق ادا کرنا بہت ہی ضروری ہے اور اگر غیر حاضری میں اس کے خلاف بچوں کے کان میں بری باتیں پھونکی جائیں گی تو وہ بچے باپ کے تو بہرحال نہیں بنیں گے مگر اکثر ماں کے بھی نہیں بنتے' کسی کے بھی نہیں رہتے۔ وہ یونہی ایک ایسے جہاز کی طرح جس کا کوئی سہارا نہ ہو موڑنے کی کوئی چیز نہ ہو وہ طوفانی موجوں میں جو گناہ کی طوفانی موجیں ہیں ان میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت زور دیا اور اسی زور کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود (-) نے زور دیا ہے کہ خاوند کی غیر موجودگی میں کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے تمہاری اولاد تباہ ہو جائے۔

پھر بعض دفعہ کہتے ہیں عورتوں سے تو کوئی پردہ نہیں۔ ہر قسم کی عورت گھر میں آ سکتی ہے مگر حضرت مسیح موعود (-) اس بارے میں بہت ہی اہم تاکید کرتے ہیں "عورتوں پر بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں۔" بدکار نوکرانیاں اپنی خدمت میں نہ رکھیں ورنہ اس کے بہت برے نتائج نکل سکتے ہیں تو وہ بعد میں اس وقت پچھتائیں گی جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہو گا۔ "کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔" (ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 47' 48)

اب حضرت مسیح موعود (-) مرد کے فطری قویٰ کی مضبوطی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے۔" اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ ہر جگہ دنیا میں مردوں کو عورتوں پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ حکومت کرتا چلا آیا ہے کیونکہ قویٰ مضبوط ہیں اور محنت کے کام کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ان کو ایسے قویٰ بخشے ہیں کہ وہ بہت زیادہ محنت کر سکتے ہیں بہ نسبت عورتوں کے جو نسبتاً نازک اندام ہوتی ہیں۔

"قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بہرحال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ (-) یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو۔" (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288)

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "ہمیں جو کچھ خدا تعالیٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں۔ قرآن شریف کا منشاء زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تم کو اپنے نفوس کو تقویٰ پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثلاً اولاد صالحہ کے حاصل کرنے اور خویش و اقارب کی نگہداشت اور ان کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو۔ اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کر لو لیکن اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو پھر یہ فسق ہو گا۔ اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرو گے کہ ایک گناہ سے نفرت کی وجہ سے دوسرے گناہوں پر آمادہ ہوئے۔ دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بڑے نازک ہوتے ہیں۔ جب والدین ان کو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جن کا اندازہ انسان (-) کے حکم سے ہی کر سکتا ہے۔ اگر انسان کا سلوک اپنی بیوی سے عمدہ ہو اور اسے ضرورت شرعی پیدا ہو جاوے تو اس کی بیوی اس کے دوسرے نکاحوں سے ناراض نہیں ہوتی۔ ہم نے اپنے گھر میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ ہمارے نکاح والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے رو رو کر دعائیں کرتی ہیں۔" تو حضرت اماں جان (-) کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) کی گواہی ہے کہ لوگ تو پسند نہیں کرتے کہ اپنے اوپر سوکن آئے لیکن حضرت مسیح موعود کو جانتی تھیں کہ آپ کی بنا تقویٰ پر ہے اس لئے آپ رو رو کر دعائیں کرتی تھیں کہ اللہ کرے کہ یہ سوکن جس کا آنا الہامی طور پر مقدر کیا گیا ہے وہ میرے گھر میں آ جائے۔ "اصل بات یہ ہے کہ بیویوں کی ناراضگی کا باعث خاوند کی نفسانیت ہوا کرتی ہے اور اگر ان کو اس بات کا علم ہو کہ ہمارا خاوند صحیح اغراض اور تقویٰ کے اصول پر دوسری بیوی کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ کبھی ناراض نہیں ہوتیں۔ فساد کی بنا تقویٰ کی خلاف ورزی ہوا کرتی ہے۔" (ملفوظات جلد 7 صفحہ 64' 65)

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں' پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید ہو جاتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔" یہ خیال غلط ہے کہ عورتیں بے وقوف ہیں' ان کو پتہ نہیں چلتا۔ "یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ احمق ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے راستہ پر ہو گا تو وہ اس سے ڈریں گی اور خدا سے بھی۔ سب انبیاء' اولیاء کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔" "بعض استثناء قرآن میں درج ہیں ان کو چھوڑ کر یہ ایسا اصول ہے جو اطلاق پاتا ہے۔" "جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہو جاتی ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے؟" یہ کیسے ممکن ہے؟ "(-) اسی لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔" یہاں قوام کا جو حقیقی معنی ہے کہ متاثر کرنے والا یہ بیان فرمایا ہے۔ "جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاوے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔ ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہو گا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لیں گی۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 217' 218)

"اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو تو یہ بھی لازمی امر ہے کہ گھر کی عورتوں کی اصلاح کرو۔ عورتوں میں بت پرستی کی جڑ ہے کیونکہ ان کی طبائع کا میلان زینت پرستی کی طرف ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بت پرستی کی ابتداء انہی سے ہوئی ہے۔" یہ بھی بڑا گہرا عارفانہ کلام ہے کہ عورتوں سے بت پرستی کا آغاز ہوا ہے کیونکہ زینت پرستی کی طرف مائل ہیں اور اسی کے نتیجہ میں پھر بالآخر بت پرستی کی طرف رجحان ہو جاتا ہے۔"

آخری اقتباس حضرت مسیح موعود (-) کا یہ ہے جو ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 133 سے لیا گیا

ہے۔ "اس وقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہیں ان کی عقلوں پر تعجب آتا ہے۔ وہ ذرا مردوں کی جگہ عورتوں کی فوجیں بنا کر جنگوں میں بھیج کر دیکھیں تو سہی کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے یا مختلف؟ ایک طرف تو اسے حمل ہے اور ایک طرف جنگ ہے وہ کیا کر سکے گی؟ غرضیکہ عورتوں میں مردوں کی نسبت قویٰ کمزور ہیں اور کم بھی ہیں اس لئے مرد کو چاہئے کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 133، 134)

اس ضمن میں جو عورتوں کی آزادی کی موومنٹس (Movements) ہیں ان کی طرف سے کئی سوالوں کی مجلس میں جب مجھ سے سوال ہوتا ہے تو میں ان کو سمجھاتا ہوں کہ یہ ایک فطری تقاضا ہے کہ مرد زیادہ طاقتور ہے اور عورت کمزور ہے۔ عورت نازک ہے اور مرد کی سکینت اور عورت کی سکینت دونوں کے لئے یہ بات ضروری تھی تو برابری تم کیسے مانو گی۔ کیا کبھی باکسنگ (Boxing) میں بھی برابری ہو سکتی ہے کہ ایک طرف عورت ہو اور دوسری طرف مرد باکسر ہو؟ کیا دوڑوں میں بھی تم برابری رکھتے ہو مردوں اور عورتوں کی دوڑیں اکٹھی کرواتے ہو؟ کیا دوسری کھیلوں میں عورتوں اور مردوں کی کھیلیں الگ الگ نہیں ہوتیں؟ تو دل سے تسلیم کرتے ہو کہ مردوں کو خدا نے مضبوط قویٰ دئے ہیں اور عورتیں ہر چیز میں محض فرضی طور پر برابری نہیں کر سکتیں تو جب تم تقسیم کر رہے ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی اس بات کو ماننے میں تمہیں کیا حرج ہے کہ عورتوں اور مردوں کے قویٰ کا فرق ہے اور اس پہلو سے مناسب حال ذمہ داریاں ان کو سپرد کرنی چاہئیں۔

اب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو حضرت (اماں جان) نے جو نصائح فرمائی تھیں ان میں سے کچھ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ "مجھے جو شادی کے ایام میں آپ نے چند نصائح کی تھیں وہ بھی تحریر کر دینا میرے خیال میں مفید ہو گا۔ فرمایا اپنے شوہر سے پوشیدہ کوئی کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہیں کرنا۔" اگر کوئی کام چھپانے کی ضرورت ہے تو نہ کرو وہی پہچان ہے اس بات کی کہ یہ ناجائز بات ہے۔ "شوہر نہ دیکھے مگر خدا تو دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا، صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔"

"کبھی ان کے غصے کے وقت نہ بولنا۔" اس سے پہلے جو ذکر ہے ناکہ عورتیں غصہ کے وقت میں کہہ دیتی ہیں ہم پر کوئی احسان نہیں کیا اور ساری عمر ظلم کیا ہے یہ غصے کی حالت میں بولنے کا نتیجہ ہے۔ تو اس بدی سے بچنے کا بہترین ذریعہ حضرت اماں جان یہ بیان کرتی ہیں۔ "کبھی ان کے غصے کے وقت نہ بولنا۔ تم پر یا کسی نوکر یا بچے پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا۔ غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا۔ غصے میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصے میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔ ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ کسی کی برائی نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے۔ تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا ہی بھلا کرے گا۔"

فرمایا "میں نے ہمیشہ تمہارے سوتیلے بھائیوں کے لئے بھی دعائیں کی ہیں اور ان کا بھلا ہی خدا سے چاہا ہے۔ کبھی اپنے دل میں ان کو غیر نہیں جانا خواہ حالات کے سبب وہ الگ رہے میرا دل ہمیشہ ان کا خیر خواہ رہا ہے۔" پھر فرماتی ہیں "وہابی ہونے کے سبب سے صرف والد (حضرت ناناجان) موافق تھے اور سب کنبہ بے حد خلاف تھا۔" حضرت اماں جان یہ بیان کر رہی ہیں کہ صرف والد (یعنی ناناجان) موافق تھے اور سب کنبہ بے حد خلاف تھا۔ "ہماری دادی تو بہت روتی تھیں کہ کہاں لڑکی کو جھونک رہے ہو۔ فرماتی ہیں۔ "ایک بار خود میں نے سنا کہ ابا اماں کے خلاف باتوں اور رونے دھونے کے جواب میں کہہ رہے تھے کہ ایسا داماد تو ساری دنیا میں چراغ لے کر ڈھونڈو گی تو بھی نہ ملے گا"۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ حصہ دوم صفحہ 167، 168)

یہ حضرت ناناجان نے اپنی بیگم سے حضرت مسیح موعود (-) کے متعلق کہا تھا اور واقعی کتنی سچی بات تھی کہ "ایسا داماد تو چراغ لے کر ڈھونڈو گی تو بھی نہ ملے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل لندن 10- مارچ 2000ء)

سیکرٹریان/والدین واقفین نو توجہ فرمائیں

○ ہر واقف نو بچے اور بچی کی انفرادی فائل کی تکمیل ایک نہایت ضروری امر ہے۔ تکمیل فائل کے لئے ٹارگٹ جون 2000ء مقرر کیا گیا ہے۔

براہ مہربانی کوشش کریں کہ جون 2000ء تک ہر بچے کی فائل ممکنہ حد تک مکمل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکالت وقف نو)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 129-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دفتر جلسہ سالانہ - ربوہ)

دعا

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں وہ خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں، خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے اور ان کے کاموں میں برکت دے۔ ہماری فتح ظاہری سامان سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہو گی۔ اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر چالیس مومن بھی کھڑے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں وہ لوگ جو کچھ نہیں کر سکتے وہ یہی دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ چالیس مومن پیدا کر دے ایسے چالیس مومن جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔"

(الفضل 29- نومبر 1934ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، کلاک ڈائلز، سٹکرز، شیلڈز
اور بہت کچھ جو آپ پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون: 5150862
فیکس: 5123862، ای میل kn:) pk@yahoo.com

نور ہوم اپلائنسز
فون (051) 451030-428520
فیکس 422193
مینوفیکچرر و ڈیلر۔ روم کولرز۔ واشنگ مشین۔ گیزر۔ کوکنگ رینج اور ہیٹر وغیرہ
پروپرائٹر:- محمد سلیم منور 31/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی

6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں۔
نواز الیکٹرونکس
فیصل مارکیٹ- 3 ہال روڈ لاہور 54000
پروپرائٹر- شوکت ریاض قریشی فون 042-7351722

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
رابطہ ربوہ انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹرز نزد ... ربوہ فون: 343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور زیرو واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

الفضل میگزین

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

"تاش کھیلنا"

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے تاش کھیلنے کے متعلق دریافت کیا۔

حضور نے لکھوایا۔ میں اس کھیل کو حرام تو نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا یہ تھی ہی نہیں یا آپ کو اس کی اطلاع نہ تھی۔ کیونکہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وقت کے ضائع کرنے میں سب سے زیادہ حصہ اسی کا ہے۔ دوسرے اس کے برا سمجھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو کام کرنے والے لوگ ہوتے ہیں وہ اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ یا اکثر جن لوگوں کو اس کی عادت ہوتی ہے ان کو آوارہ لوگوں کی صحبت میں رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ پس کیا بلحاظ اس کے کہ یہ توجہ کو بہت ہی زیادہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور کیا بلحاظ اس کے کہ انسان کو اس کے ذریعہ سے نہایت ہی گندی اور خطرناک صحبت کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کم سے کم اکثر لوگوں کے لئے یہ بمنزلہ حرام ہی کے ہے۔

(الفضل قادیان۔ 25 ستمبر 1922ء)

قلمی خدمت میں جوہر دکھاؤ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرماتے ہیں:۔

"قلم علم کی اشاعت اور حق کے ابلاغ کا سب سے اہم اور سب سے موثر ترین ذریعہ ہے۔ اور زبان کے مقابلہ پر قلم کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کا حلقہ نہایت وسیع اور اس کا نتیجہ بہت لمبا بلکہ عملاً دائمی ہوتا ہے...... اور پریس کی ایجاد نے تو قلم کو وہ عالمگیر پھیلاؤ اور وہ دوام عطا کر دیا ہے جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں کیونکہ قلم کا لکھا ہوا گویا پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔ جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی............

پس اے عزیزو اور میرے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر (دین حق) کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں۔ تمہارے سینوں میں اب بھی (بزرگوں) کی روحیں باہر آنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ انہیں رستہ دو کہ جس طرح (پہلے) تلوار کے دھنی نے اور ایک عالم کی آنکھوں کو اپنے کارناموں سے خیرہ کیا۔ اسی طرح اب وہ تمہارے اندر سے ہو کر (کیونکہ خدا اب بھی انہیں قدرتوں کا مالک ہے) قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ دیں"۔

(روزنامہ الفضل سالانہ نمبر 1958ء)

نئی مخلوق کا امکان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے' کلام الٰہی متعدد مرتبہ انسان کو متنبہ کر رہا ہے کہ اگر تم نے اس نعمت کا حق ادا نہ کیا تو ہم اس بات پر قادر ہیں کہ تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیں اور تمہاری جگہ دنیا میں نئی مخلوق لے آئیں۔

پس پہلی جو قیامت آنی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ زندگی مٹ جائے البتہ یہ قطعی بات ہے کہ آخری قیامت آئے گی لیکن وہ قیامت کتنی دیر بعد آئے گی اس کا کسی کو پتہ نہیں۔ پہلی قیامت یہ آئے گی کہ انسان سے بہتر ایک جاندار پیدا ہو جائے گا اس کے ہاتھوں گندا انسان مٹا دیا جائے گا یا کوئی اور تباہی اس انسان کو مٹا دے گی اور ایک نئی مخلوق اسی دنیا میں آ جائے گی جو ہم سے اس دنیا کو لے لے گی اور یہ بھی بڑی بھاری قیامت ہے جس کی خبر دی گئی ہے۔ لیکن وہ قیامت کہ جب یونیورس نے ٹکرا کر مٹ جانا ہے یا کچھ اور ہو جانا ہے یہ تو بڑی دور کا قصہ ہے۔

اصل نکتہ یہ ہے کہ انسان کے لئے یہ آخری سلسلہ ہے۔ خدا نے انسان کو طاقتوں اور قابلیتوں کے لحاظ سے انتہائی کمال تک پہنچا دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔ صاحب شریعت اور قابل اطاعت۔ جب انسان مٹ جائے گا اور نئی مخلوق نئی طاقتوں کے ساتھ آئے گی تو اس کیلئے ظاہر ہے کہ نئی شریعت آنی چاہئے۔ کیونکہ وہ چیزیں جو موجودہ انسان کے لئے کافی ہیں وہ نئی مخلوق کے لئے کافی نہیں ہو سکتیں اور اگر نئی مخلوق کو اعلیٰ نہ بھی سمجھا جائے مگر تخلیق بدل جائے تو اس کی ضروریات بدل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ پھر کیا ہو گا۔

(روزنامہ الفضل 24 اپریل 1998ء)

بڑھتی ہوئی شہری آبادی۔ لمحہ فکریہ!

20ویں صدی کی آخری دو دہائیوں میں شہری آبادی بہت تیزی سے پھیلی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ جاپان' مغربی یورپ اور امریکہ کے شہری علاقوں میں آبادی میں اضافہ ہوا ہے شہروں کی روشنی نے کرہ ارض کو جتنا آج اپنے ہالے میں لیا ہوا ہے۔ ایسا پہلے نہیں تھا۔ 1900ء میں صرف 160 ملین افراد (یعنی دنیا کی آبادی کا دسواں حصہ) شہروں میں سکونت پذیر تھے۔ اس کے برعکس 2006ء میں دنیا کی نصف آبادی (یعنی 3.2 بلین افراد) شہری علاقوں کے رہائشی ہو جائیں گے۔ یہ اضافہ زیادہ تر ترقی پذیر ممالک میں ہو گا۔

بے شک شہروں کے معاشی اور ثقافتی فوائد یا سہولتیں کشش انگیز ہیں لیکن ساتھ ہی وہاں ماحولیاتی مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ صنعتی انقلاب نے دنیا کے بیشتر ممالک کو اس مسئلے میں مبتلا کر دیا کہ ان ممالک کے اکثر شہر پہلے سے کہیں زیادہ آبادی سے لبریز ہو گئے۔ بڑھتے ہوئے صنعتی شہروں میں پانی' غذا' ایندھن اور تعمیراتی سامان کی مقدار کا استعمال بھی بڑھ گیا۔ آلودگی اور گندگی وغیرہ بھی ہر جگہ دیکھا جانے لگا۔ صحت عامہ کے وہ مسائل پیدا ہوئے جن کی پہلے نظیر کہیں نہیں ملتی تھی۔ آج دنیا کے کم از کم 220 ملین افراد جو شہروں میں سکونت پذیر ہیں پینے کے صاف پانی کی کمی کا شکار ہیں۔ 600 ملین افراد ایسے ہیں جن کے پاس رہنے کے لئے کوئی مناسب مکان نہیں ہے اور ایک اعشاریہ ایک بلین شہری باشندے ایسے ہیں جو فضائی آلودگی کے سبب حبس دم کا شکار ہیں۔

ورلڈ ریسورسز انسٹی ٹیوٹ نے حال ہی میں دنیا کے 207 شہروں کا ایک سروے مکمل کیا ہے۔ جس میں میکسیکو سٹی' بیجنگ' شنگھائی' تہران اور کلکتہ کو ایسے پانچ تباہ حال شہر قرار دیا ہے جہاں پہ سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن آکسائیڈ کا شکار ہیں۔

آج کے شہر نہ صرف اپنے باسیوں کی صحت پر برا اثر ڈال رہے ہیں بلکہ کرہ ارض کی صحت کو بھی متاثر کر رہے ہیں۔ ہم نے اور آپ نے اپنے پیارے وطن پاکستان کو کرہ ارض پر جنت نظیر بنانا ہے۔ نہ صرف اپنے شہروں کو صاف ستھرا رکھنا ہے بلکہ اپنے دلوں کو بھی پاک صاف بنانا ہے۔

مچھروں سے بچنے کے طریقے

موسم گرما کے آغاز کے ساتھ ہی مچھروں کی آمد بھی شروع ہو جاتی ہے۔ مچھر کے کاٹنے سے ملیریا بخار کثرت سے پھیلتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہر ممکن طریق پر مچھروں سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسی جگہوں کو ختم کیا جائے جہاں مچھروں کی افزائش نسل ہوتی ہے۔ ایسے طریق اختیار کئے جائیں کہ ان کے کاٹنے سے محفوظ رہا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے مچھر دانیوں کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ نیز انہیں بھگانے کے لئے کئی ایسی تدبیریں ہیں جو بہت موثر ہیں۔ بعض چیزوں کو جلایا جاتا ہے اور ان کے دھوئیں سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ مچھر بھگانے کے لئے مختلف کمپنیاں MAT بھی تیار کر رہی ہیں۔ جو مخصوص قسم کے بجلی کے ہیٹروں میں لگاتے ہیں اور ان میں سے اٹھنے والی بھینی بھینی مہک سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ بعض ایسی کیمیائی چیزیں ہیں جن کی بو سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ یہ چیزیں تیل اور ویزلین وغیرہ میں ملا کر جسم کے مختلف حصوں پر مل لی جاتی ہیں اور بعض کیمیائی اشیاء کے چھڑکنے سے مچھر مر جاتے ہیں اور بو سے بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض لوگ خود تیار کردہ مچھر بھگانے کے طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ الغرض موسم گرما میں مچھروں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ ان کے مضر اثرات سے بچا جا سکے۔

غزل

کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی
اس نے خوشبو کی طرح میری پذیرائی کی

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا ہے اس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

وہ کہیں بھی گیا' لوٹا تو مرے پاس آیا
بس یہی بات ہے اچھی مرے ہرجائی کی

تیرا پہلو' ترے دل کی طرح آباد رہے
تجھ پہ گزرے نہ قیامت شب تنہائی کی

اس نے جلتی ہوئی پیشانی پہ جب ہاتھ رکھا
روح تک آ گئی تاثیر مسیحائی کی

کئی رتوں سے مرے نیم وا دریچوں میں
ٹھہر گیا ہے ترے انتظار کا موسم

ہمیں خبر ہے' ہوا کا مزاج رکھتے ہو
مگر یہ کیا' کہ ذرا دیر کو رکے بھی نہیں!

(پروین شاکر کے مجموعہ کلام "خوشبو" سے انتخاب)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 24 اپریل۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
منگل 25۔اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-47
بدھ 26۔اپریل۔ طلوع فجر۔ 3-58
بدھ 26۔اپریل۔ طلوع آفتاب۔ 5-26

○ بینظیر نواز شریف کے خلاف اگلے ہفتے 5 ریفرنس داخل ہونگے۔ احتساب عدالتوں کی تعداد 40 کردی گئی۔

○ گورنر سندھ داؤد پوتا نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم سندھ کو قبول نہیں۔ ذخیرہ شدہ پانی سے ہمیں حصہ نہیں ملتا۔ ڈیم بنا تو صرف سیلاب کے زمانے میں پانی ذخیرہ ہوسکے گا۔

○ ائرمارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے دعویٰ کیا ہے کہ ہماری پارٹی الیکشن جیتے گی انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کا پیکیج خوش آئند ہے۔

○ تاجروں نے مذاکرات کونشن ہڑتال اور مسلح جدوجہد سمیت حکومت کے خلاف سارے محاذ کھول دیئے ہیں۔ باڑہ مارکیٹوں کے خلاف آپریشن 30۔ جون تک ملتوی کرانے کے لئے تاجروں کا 100 رکنی وفد اسلام آباد پہنچ گیا۔ مذاکرات ناکام ہوئے تو ہڑتال کی کال دی جائے گی۔

○ مسلح افواج کے 25۔افسران کو احتساب بیورو (نیب) کے اعلیٰ عہدوں پر تعینات کردیا گیا ہے۔ ان میں بری فوج کے 18' فضائیہ کے 4 اور بحریہ کے 3۔ افسران شامل ہیں۔

○ مسلم لیگ سے اتحاد کیلئے جی ڈی اے نے نوابزادہ نصراللہ کی قیادت میں 7 رکنی کمیٹی بنادی ہے۔ دیگر ارکان میں اسفندیار ولی اور عمران خان بھی شامل ہیں۔

گمشدہ طلائی کانٹا

○ ایک عدد طلائی کانٹا کہیں گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملے دفتر صدر عمومی میں دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندرپورہ بازار پشاور شہر۔
ہومیوپیتھک کتب اور 117۔ادویات دستیاب ہیں

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے توسیعی منصوبے کے لئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

1-انجینئر: بی ایس سی۔ مکینیکل انجینئرنگ تجربہ 2-5 سال
2- شفٹ سپروائزر: مکینیکل الیکٹریکل میں ڈپلومہ۔ یا کسی صنعتی ادارے میں اسی شعبے میں 5 سال کا تجربہ
3- مشین آپریٹر: ڈپلومہ ہولڈر یا مشین پر بطور انچارج کام کرنے کا 5 سال کا تجربہ۔
4- سیکورٹی گارڈ: عمر 30 سے 40 سال۔ سابقہ فوجی اور مڈل تعلیم والے افراد قابل ترجیح ہوں گے۔
5- ہیلپر: 18 سال سے زائد عمر کے صحت مند افراد۔ تمام افراد کو تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سنگل رہائش (نمبر شمار 1 سے 3 کو فیملی رہائش دی جاسکتی ہے) میڈیکل ہفتہ وار چھٹی سالانہ چھٹیاں' اوور ٹائم' پنشن اور گریجوئٹی اور بونس کی سہولت ہوگی۔

درخواستیں معہ تصدیق نیچے دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں۔

پاکستان چپ بورڈ پرائیویٹ لمیٹڈ
جی ٹی روڈ جہلم فون نمبر 1-646580

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز ربوہ میں داخلے جاری ہیں

مورخہ یکم مئی 2000ء سے نئی کلاسز شروع ہورہی ہیں اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے کی آخری تاریخ 30 اپریل 2000ء ہے۔ طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور کلاسز (صبح وشام) مزید معلومات بذریعہ فون 212034 یا کالج واقع 23۔ شکور پارک ربوہ آکر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کڑے اور چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

محمد یونس ویونگ فیکٹری' گلی نمبر 7
محلہ مغلپورہ' جلالپور روڈ۔ حافظ آباد
پروپرائٹرز:۔ محمد سلیم۔ محمد اسلم
فون رہائش 0438-3784

پائپ کی کھڑکیاں۔ Z کی کھڑکیاں۔ مین گیٹ۔ شٹر گیٹ۔ چینل گیٹ۔ گرل سٹیل۔ ریلنگ۔ چوکھٹ۔ آہنی دروازے وغیرہ بنوانے کیلئے
خان سٹیل ڈیکوریٹرز
احمدیہ بیت الذکر مارکیٹ جلال پور روڈ حافظ آباد
پروپرائٹرز:۔ خالد جاوید خاں انجم۔
محمد ارشد خاں۔ محمد امجد خاں۔ فون 521223

ہر قسم کی کاسمیٹکس کا کوالٹی نمبر ایک سامان موجود ہے
وسیم شاپنگ سنٹر
مین بازار حافظ آباد۔ فون 521491
پروپرائٹر:۔ وسیم احمد چوہدری

ربوہ آئی کلینک
سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں
عینک سے نجات بذریعہ لیزر شوگر اور کالا موتیا کا علاج۔ بھینگے پن کا جدید طریقہ علاج۔
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد
ایف آر سی ایس ایڈنبرا۔ یوکے
دارالصدر غربی ربوہ فون (211707) 04524

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 04524-510
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

خوشخبری
ملکی و غیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات'
117 ہومیوپیتھک ادویات کے بکس پر
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
ڈاکٹر عبدالرؤف چوہدری
کیوریٹو ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
14 علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک
ریلوے اسٹیشن لاہور فون 6372867

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS
284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.
TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

CPL No. 61